ایک خط اور اس کا جواب

خداوند پاک نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے، پھر اس فطرتِ انسانی کو اپنے فطری کمالات تک پہنچنے کے لئے جن قوانین کا اتباع ضروری تھا انہیں کتاب قرآن پاک میں جمع کر دیا ہے، پس قرآن، فطرت کی آواز ہے اور ایک ایسا سیدھا راستہ ہے جس پر چلنے کے بغیر کوئی انسان اپنے فطری کمالات کو حاصل نہیں کر سکتا۔

ہم سے اس دعوی کا ثبوت طلب کیا جائیگا، خداوند پاک نے اس حقیقت کو ثابت کر دینے کیلئے کہ قرآن پاک کی اطاعت کا لازمی نتیجہ، کمالاتِ فطری کا حصول ہے، حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا ہے، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم عملی قرآن تھے، آپ نے قرآن عظیم پر عمل فرمایا اور ایک ایسی قوم اور حکومت پیدا کی جسکا دستور العمل قرآن تھا، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی قوم نے اس کائنات میں اخلاقی، روحانی، سیاسی، علمی اور اقتصادی کمال کی جو مثال پیدا کی وہ اس امر کا عملی ثبوت ہے کہ انسانی فطرت اگر اپنے فطری کمالات کو حاصل کرنا چاہے تو اس کا دستور العمل قرآن ہونا چاہیے۔

یہ غلط ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک اور عظیم الشان دور پھر زندہ نہیں ہو سکتا، اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اس عظیم الشان دور کو قرآن عظیم ہی نے پیدا کیا تھا، قرآن پر عمل کرو، دورِ نبوت و رحمت کی برکات پھر اس کائنات میں زندہ ہو جائیں گی۔

قرآن صرف مسلمانوں کیلئے نہیں ہے، وہ غیر مسلموں کیلئے بھی ویسا ہی ضروری ہے جیسا کہ مسلمانوں کیلئے، افسوس کہ مذہبی تعصبات نے ہماری موجودہ سوسائٹی کو کچھ اس قسم کی تنگ نظریوں، بدگمانیوں اور غلط فہمیوں میں مبتلا کر دیا ہے کہ ایک مذہبی جماعت اپنے عظیم ترین فوائد کو نظرانداز کر دیتی ہے، مگر کسی دوسری مذہبی جماعت کی کتاب سے استفادہ نہیں کرتی۔ یہ امر نہایت ہی حیرت انگیز ہے کہ ہمارے ابنائے نوع مختلف ملکوں کے شاعروں، مورخوں، فلاسفروں و ادیبوں کی کتابیں تو بڑے شوق سے خریدتے اور پڑھتے ہیں مگر اُن کی مذہبی کتابیں خواہ وہ کیسی ہی اہم اور مفید ہوں خریدتے ہیں اور نہ پڑھتے ہیں۔ تحریکِ قرآن کا فرض ہوگا کہ وہ مخلوق کی طبائع سے اس غلط اور مہلک تعصب و تنفر کو دور کرے۔

جہاں تک میں نے غور کیا ہے کہ تعصب و تنفر مذہبی مبلغوں کی غلطی کا نتیجہ ہے۔ ہماری موجودہ مذہبی تبلیغ نے انسانی قلوب کو تعصب سے پاک نہیں کیا بلکہ تعصب سے بھر دیا ہے اور اب یہ حالت ہو گئی ہے کہ وہ غیر مسلم جو اقبال، آزاد، حالی اور شبلی کی تصانیف شوق سے خریدتے اور پڑھتے ہیں، قرآنی علم کو ہاتھ لگاتے ہوئے بھی سر سے قدم تک لرز جاتے ہیں۔ میرے نزدیک تحریکِ قرآن کا سب سے مقدم فرض یہ ہے کہ وہ قرآنِ عظیم کے متعلق اس "مذہبی اور روحانی چھوت چھات" کو فنا کے گھاٹ اتار دے۔

مسلمانوں نے اشاعتِ قرآن کے متعلق بھی غفلت سے کام لیا ہے۔ اس وقت دنیا میں ۹۰۰ کے قریب زبانیں رائج ہیں۔ انجیل جو صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کیلئے تھی، ۹۰۰ زبانوں میں رائج ہے اور بازار میں موجود ہے اور خریداری اور پڑھی جا رہی ہے لیکن قرآن جس نے ذکری للعالمین کا دعوےٰ کیا ہے اب تک زیادہ سے زیادہ ۲۲ زبانوں میں شائع ہوا ہے اور ان میں بھی زیادہ سے زیادہ آٹھ زبان کے تراجم مسلمانوں نے کئے ہیں اور باقی چودہ یا پندرہ زبانوں کے تراجم عیسائی علماء کے ذوقِ تبلیغ کے رہین منت ہیں۔ عیسائی علماء کا ان ترجموں سے عام طور پر یہ مقصد ہے کہ قرآن پاک کے تاریک ترین مفہوم کو کائناتِ انسانی میں رائج کر دیا جائے تاکہ اسلام پر ترشیح و قبول کے دروازے بند ہو جائیں۔

انہی واقعات کی بناء پر میں نے یوم النبی اور اشاعتِ سیرت کی تحریکات کو شروع کیا تھا۔ ان تحریکات کی برکت سے اس وقت تک سترہ زبانوں میں سیرۃ النبیؐ کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ قرآن اور سیرت میں کوئی اصولی فرق نہیں ہے۔ قرآن متن ہے اور سیرت اس کی شرح ہے۔ قرآن میں اصول اور الفاظ ہیں اور سیرت ان اصولوں اور لفظوں کی عملی تصویر ہے۔

ان الفاظ کے ساتھ میں کارکنان تحریکِ قرآن کو دفترِ اشاعتِ سیرت پٹی ضلع لاہور کی طرف سے اتحاد و اشتراکِ عمل کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلئے کہ ہمارا مقصد اور منشا ایک ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کارکنان جریدہ "ترجمان القرآن" اس دعوتِ اخلاص کو قبول فرمائیں گے۔ واللہ عاقبۃ الامور

(عبدالمجید قرشی۔ پٹی ضلع لاہور)

جواب

برادرم مولانا عبدالمجید قریشی کو فقیر ابو محمد مصلح کی طرف سے سلام علیک قبول ہو

"اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ" حضرت ستودہ صفات کی شانِ مبارک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے اور آپکی سیرت کے متعلق امت کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "كان خلقه القرآن" جسقدر مکمل اور جامع یہ ہے اس کا بیان کی ضرورت نہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس کتاب مقدس میں صرف اسی حصہ زندگی کو محفوظ فرمادیا گیا ہے جو نوعِ انسان کیلئے نمونہ قرار پاسکتا تھا پس حقیقت اصلی سیرت النبی اور میلاد النبی "قرآن" ہے اور ان دونوں کی ترتیب و ادبیت قرآن سے بہت زیادہ اعلیٰ و ارفع۔

آج اگر ہم نبی صلعم کو سمجھنا چاہیں تو صحیح طریقہ پر قرآن ہی سے سمجھا جاسکتا ہے، اور اگر دنیا کی قوموں کے سامنے اپنے پیغمبر آخر الزماں کے صحیح کارنامے کو پیش کرسکتے ہیں تو وہ بھی قرآن ہی ہے اسلئے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ قرآن مقدس سے زیادہ مستند، لاجواب، مکمل، مفید، اہم اور ضروری کوئی دوسری کتاب سیرت پر نہیں ہو سکتی۔ اسلئے ہر میلاد کی مجلس کا موضوع یہی قرار پائے اور قوم اور غیر قوم سب کو اسکی تعلیمات سے وابستہ کیا جائے اور اگر دنیا کی مختلف زبانوں میں اس کا ترجمہ پیش کیا جائے تو بیک وقت دو کام ہو جائینگے۔ ایک تو سیرت کا دوسرے قرآن مجید کے عام کرنیکا۔

چونکہ فطرت انسانی کا دوسرا نام قرآن ہے اسلئے اگر دنیا کی جملہ قوموں کیلئے بلا امتیاز کوئی کام کیا جاسکتا ہے تو وہ بھی خدا کے آخری پیغام اور پیغمبر آخر الزماں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی (قرآن) کو ہی پیش کرنا ہے تاکہ مسلمانوں کو اپنا بھولا ہوا سبق یاد آجائے اور انسانیت اپنی فطرت سے آشنا ہوجائے۔

اشتراک عمل کی دعوت دیکر آپنے جس پیش قدمی کا اظہار فرمایا ہے وہ آپکے خلوص اور ایثار کا بین ثبوت ہے میرے پیارے بھائی اگر ممکن ہو تو قرآن مجید کے نزول کی یادگار منانے کیلئے بھی ایک عام مظاہرے کی ضرورت ہے اور اس کیلئے ماہ رمضان المبارک کی شب ستائیس کو خود اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمادیا ہے۔ ہمارا اور آپ کا فرض ہے کہ جسطرح قرآن کے لانیوالے کے پیدا ہونیکی خوشی منائیں اسیطرح قرآن مجید کے نازل ہونیکی بھی حقیقی مسرت حاصل کریں۔

"قرآن والا ہفتہ" اور "قرآن والی رات" کے عنوان سے عالمگیر تحریک قرآن کی طرف سے آہستہ اور ایک خاموش قدم اس سلسلے میں اٹھایا جاچکا ہے آپکے تعاون کی بھی ضرورت ہے مجھے اسیطرح کا اشتراک ممکن ہے کیونکہ میرا اسی پر ایمان ہے۔ والسلام

بندۂ خدا
ابو محمد مصلح
۲۸ ربیع المنور سنہ ۱۳۵۱ ہجری

حیدرآباد دکن
دفتر
تحریک قرآن